سینٹ میریز کانونٹ گرلز ہائی سکول

جماعت؛ششم **مضمون: اسلامیات**

نوٹ: اللہ پر ایمان، توحید، اذان (یہ کاپی پہ کرائے گئے تھے نوٹس چھٹیون سے پہلے) نماز، نمازِ جنازہ، حج، صلح حدیبیہ، فرماں رواؤں کے نام خط، غزوۂ خیبر، حضرت علیؑ۔ ان سب اسباق کے (درج ذیل دیے گئے نوٹس) کاپی پہ کام کریں اور یاد بھی کریں۔

عربی کا پہلا سبق۔ اللہ ربیّ۔ یاد کرنا ہے۔

سورۃ الانشرح، سورۃ التین، سورۃ قدر کریں۔ کتاب میں صفحہ نمبر ۲ اور ۳ پر دی گئی قرآنی آیات ترجمہ کے ساتھ یاد کریں۔

نماز اہمیت وفضیلت اور فرائض

سوال ۲۔ درست جواب پر نشان لگائیں۔

ا۔ دعا

ب۔ پانچ

ج۔ نماز

د۔ اللہ کی بڑائی بیان کرنا

ہ۔ مومن

سوال ۳۔ غلط اور درست کی نشاندہی کریں۔

ا۔ درست

ب۔ غلط

ج۔ درست

د۔ درست

ہ۔ درست

سوال نمبر ۴۔ خالی جگہ پر کریں۔

ا۔صلوۃ

ب۔ستون

ج۔نماز

د۔معراج

ہ۔ارکان

و۔بڑائی

ز۔جھکنا

ح۔رکن

ط۔گواہی

نمازِ جنازہ اوراس کی اہمیت

سوال نمبر۲۔درست جواب پرنشان لگائیں۔

ا۔نمازِ جنازہ

ب۔کفن پہنانا

ج۔امام کے سامنے

د۔آخرت پرایمان پختہ ہوتا ہے

سوال نمبر۳۔خالی جگہ پر کریں۔

ا۔موت

ب۔کفایہ

ج۔غسل

د۔آخرت

حج اوراس کی اہمیت

ا۔سوالوں کے جواب دیں

سوال نمبرا۔حج کا مفہوم اوراس کی فرضیت بیان کریں۔

جواب۔اسلام کے پانچ ارکان میں حج پانچواں رکن ہے۔حج عربی زبان کالفظ ہے۔جس کے معنی 'ارادہ' کے ہیں۔ارادہ سے مرادسفر

کرنے کا ارادہ ہے جو حج کرنے کی غرض سے دنیا بھر کے مسلمان اختیار کرتے ہیں۔

حج اسلامی سال کے آخری مہینہ ذوالحج میں ادا کیا جاتا ہے۔ یہ ایسی جامع عبادت ہے جو کئی عبادتوں کا مجموعہ ہے۔ یہ عبادات 'مناسکِ حج' کہلاتی ہیں۔ یہ ۸ ذوالحج کی صبح سے شروع ہوتی ہیں اور مسلسل پانچ دن جاری رہتی ہیں اور ۱۲ ذوالحج کی شام کو مکمل ہو جاتی ہیں۔ اس طرح حج کا مبارک فریضہ ادا ہوتا ہے۔ حج کی ادائیگی ہر عاقل، بالغ، صاحبِ استطاعت مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

سوال نمبر ۲۔ حج کی اہمیت اور فضیلت کے بارے میں تحریر کریں۔

جواب۔ دین اسلام میں حج کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ حج ادا کرنے والوں کے لیے بہت زیادہ اجر و ثواب ہے۔ لیکن استطاعت کے باوجود فریضہ حج ادا نہ کرنے والوں کے لیے سخت وعید ہے۔

حضرت علی سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: '' جو شخص استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتا تو اس کے لیے کوئی فرق نہیں اس بات میں کہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر''۔

حج مسلمانوں میں روحانی پاکیزگی حاصل کرنے، زندگی بھر کے گناہ بخشوانے، آئیندہ گناہوں سے بچنے اور باہمی اتحاد اور نظم و ضبط پیدا کرنے کا بے مثال ذریعہ ہے۔ یہ اللہ تعالی کی خوشنودی اور اس کے گھر میں حاضر ہو کر اللہ تعالی کی بندگی کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔

سوال نمبر ۳۔ حج کے فوائد بیان کریں۔

جواب۔ حج کے بے شمار روحانی اور دنیوی فوائد ہیں مثلا:

ا۔ حج کے عمل سے اللہ تعالی کے ساتھ کا خاص وابستگ ی کی تربیت حاصل ہوتی ہے۔

ب۔ حج ہر رنگ و نسل کے مسلمانوں کو ایک ہی وقت میں ایک ہی مرکز پر لاکھوں کی تعداد میں جمع کرتا ہے۔

ج۔ مسلمان حج کی بدولت اپنے دینی اتحاد و اتفاق کا نمونہ پوری دنیا کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

د۔ حج دینی، علمی و عالمی مسائل سے واقفیت اور دلچسپی کا موقع مہیا کرتا ہے۔

ہ۔ حج ذاتی مال و دولت اللہ کی راہ میں قربان کرنے کی تربیت فراہم کرتا ہے

ز۔ حج کے عمل سے مسلمانوں کے اندر برابری اور مساوات کا خاص احساس پیدا ہوتا ہے۔

س ۲۔ درست جواب پر نشان لگائیں۔

۱۔ قصد یا ارادہ

۲۔ پانچواں

۳۔ ایک بار

سیرت طیبہ

صلح حدیبیہ

س ا۔سوالوں کے جواب دیں۔

سوال نمبرا ۔صلح حدیبیہ سے کیا مراد ہے؟ پس صلح کا پس منظر بیان کریں۔

جواب۔٦ ہجری میں مسلمانوں اور کفار مکہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جو تاریخ میں صلح حدیبیہ کے نام سے مشہور ہوا۔چونکہ یہ صلح ،حدیبیہ کے مقام پر ہوئی تھی ،اس لیے اس کو صلح حدیبیہ کہا جاتا ہے۔

مسلمان جب سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تھے ،وہ کعبۃ اللہ کی زیارت کو نہ جا سکے تھے۔ان کے دل طواف کعبہ کے لیے بے قرار تھے۔حضور اکرم ﷺ کا بھی ایسا ہی حال تھا۔٦ ہجری میں آپؐ نے خواب دیکھا کہ آپؐ صحابہ کرام کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔آپؐ نے صحابہ کرامؓ سے اس خواب کا ذکر فرمایا تو صحابہ کرامؓ بے حد خوش ہوئے۔انھوں نے اسے غیبی اشارہ سمجھا اور سفر مکہ کی تیاریاں شروع کر دیں۔رسول اللہؐ نے مدینہ منورہ کے گردونواح کی مسلمان آبادیوں میں یہ اعلان کروا دیا کہ جو لوگ زیارت بیت اللہ کا شوق رکھتے ہیں ،وہ آپؐ کے ساتھ روانہ ہونے کی تیاری کر لیں۔

سوال نمبر٢۔بیعت رضوان کسے کہتے ہیں؟

جواب۔رسول اکرمؐ کو جب حضرت عثمان کی شہادت کی خبر ملی تو آپؐ نے حضرت عثمانؓ کے خون کا بدلہ لین ے کے لیے صحابہ کرامؓ نے انتہائی جوش وجذبہ کے ساتھ بیعت کی۔حضور اکرمؐ نے خود اپنے دست مبارک کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دے کر حضرت عثمان کی طرف سے بھی بیعت لی۔آپؐ بیعت کے وقت ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔اس بیعت کو" بیعت رضوان" کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر٣۔بیعتِ رضوان حضور اکرمؐ نے کس صحابی کے بدلہ لین ے کے لیے لی؟

جواب۔بیعتِ رضوان حضور اکرمؐ نے حضرت عثمانؓ کا بدلہ لین ے کے لیے لی۔

سوال نمبر٤۔صلح حدیبیہ کی شرائط کیا تھیں؟

جواب۔صلح حدیبیہ کی شرائط درج ذیل ہیں۔

ا۔مسلمان اس سال عمرہ کیے بغیر واپس لوٹ جائیں۔اگلے سال آئیں اور مکہ مکرمہ میں تین دن قیام کر کے چلے جائیں۔

ب۔تلوار کے علاوہ کوئی اور ہتھیار ساتھ نہ لائیں اور تلوار بھی نیام میں رہے گی۔

ج۔مکہ مکرمہ میں جو مسلمان ہیں ان کو اپنے ساتھ لے کر نہ جائیں۔البتہ اگر کوئی مسلمان مکہ مکرمہ میں رہنا چاہے تو اسے نہ روکیں گے۔

د۔اگر کوئی کافر مسلمان ہو کر مدینہ منورہ جائے گا تو اسے واپس کرنا ہوگا۔البتہ اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر مکہ مکرمہ آیا تو اسے واپس نہ کیا جائے گا۔

ہ۔عرب قبیلے مسلمانوں یا قریش میں سے جس کے ساتھ معاہدہ کرنا چاہیں وہ آزاد ہوں گے۔

و۔یہ معاہدہ دونوں فریقوں کے درمیان دس سال کے لیے ہوگا۔

س٢۔درست جواب کی نشاندہی کریں۔

ا۔٦ ہجری

ب۔سہیل ابنِ عمرو

ج۔حضرت عثمانؓ

د۔حضرت علیؑ

ہ۔دس سال

و۔حضرت عثمانؓ

س۳۔خالی جگہ پر کریں۔

ا۔٦ ہجری

ب۔۱۴۰۰

ج۔حضرت عثمانؓ

د۔سہیل ابنِ عمرو

ہ۔دس سال

و۔فتح مُبین

س۴۔درست اور غلط کی نشاندہی کریں۔

ا۔غلط

ب۔غلط

ج۔غلط

د۔غلط

فرماں رواؤں کو دعوت اسلام

ا۔سوالوں کے جواب دیں۔

سوال نمبرا۔نبی کریمؐ نے مختلف فرماں رواؤں کو تبلیغی خطوط کیوں روانہ کیے؟

جواب۔صلح حدیبیہ کے بعد جب حضور اکرمؐ کو کفار مکہ کی طرف سے چین نصیب ہوا تو آپؐ نے مختلف حکمرانوں اور فرماں رواؤں کو خطوط کے ذریعے دینِ اسلام کی دعوت دی۔ان خطوط کے ذریعے کئی حکمران مسلمان ہوئے۔ان کی رعایا نے اسلام قبول کیا۔عرب اور اس کے اردگرد کے چھوٹے بڑے ممالک اسلام سے آگاہ ہوئے۔اس طرح یہ حکمت عملی آئندہ کے لیے ایک وسیع اور طاقت ور اسلامی مملکت کا باعث بنی۔

سوال نمبر۲۔ قیصر روم کے نام لکھے گئے خط کے متن تحریر کریں۔

جواب۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی جانب سے ہرقل عظیم روم کی طرف، اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے۔ تم اسلام لاؤ سالم رہو گے۔ اسلام لاؤ اللہ تعالیٰ تمھیں تمھارا اجر دو بار دے گا۔ اور اگر تم نے روگردانی کی تو تم پر اریسیوں (رعایا) کا (بھی) گناہ ہوگا۔ اے اہلِ کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو ربّ نہ بنائیں، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہم اپنے میں سے کسی کو ربّ مانیں۔ پس اگر لوگ رخ پھیریں تو کہہ دو کہ تم لوگ گواہ رہو۔ ہم مسلمان ہیں۔

سوال نمبر۳۔ اس خط کا کیا نتیجہ برآمد ہوا؟

جواب۔ جب حضور اکرمؐ کے قاصد حضرت دحیہ کلبی آپؐ کا پیغام لے کر ہرقل قیصر روم کے دربار میں پہنچے تو ہرقل نے صورتحال معلوم کرنے کے لیے ابوسفیان کو بلوایا۔ ہرقل نے ابوسفیان سے حضور اکرمؐ کے بارے میں متعدد سوالات کیے۔ ابوسفیان نے سوالات کا صحیح جواب دیا۔ ہرقل کو یقین ہو گیا کہ حضور اکرمؐ سچے نبی ہیں۔ مگر وہ اپنے امراء اور مذہبی پیشواؤں کی مخالفت کے ڈر سے اعلانیہ طور پر آپؐ کی نبوت کا اقرار نہ کر سکا۔

سوال نمبر۴۔ حبشہ کے بادشاہ نے آپؐ کے خط پر کس قسم کا جواب دیا؟

جواب۔ حبش، عرب کا پڑوسی ملک تھا۔ حبشہ کے بادشاہ کے پاس جب آپؐ کا خط مبارک پہنچا تو اس نے اس بابرکت خط کو چوم کر آنکھوں سے لگایا۔ حضور اکرم ﷺ کے چچازاد بھائی حضرت جعفر بن ابی طالب دوسرے مسلمانوں کے ساتھ حبش میں ہی پناہ گزین تھے۔ نجاشی نے ان کو اپنے پاس بلوایا۔ اور اسلام میں داخل ہونے کا اعلان کیا۔ حضورِ اکرم ﷺ کی خدمت میں عقیدت نامہ بھیجا۔

سوال نمبر۵۔ والئی مصر نے آپؐ کے خط پر کس قسم کا جواب دیا؟

جواب۔ حضور اکرمؐ نے اپنے ایک صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے ہاتھ مصر کے والی مقوقس کو دعوت نامہ بھیجا۔ مقوقس نے حضرت حاطب کی تعظیم کی۔ عزت واحترام کے ساتھ انہیں مہمان رکھا۔ حضور اکرمؐ کی خدمت اقدس میں قیمتی تحائف، غلام، کنیزیں اور خچر بھیجے۔

سوال نمبر۶۔ شاہِ ایران نے آپؐ کے خط کو سن کر کیا رویہ اختیار کیا اور اس کا کیا انجام ہوا؟

جواب۔ اس وقت ایران پر خسرو پرویز کی حکمرانی تھی۔ وہ ایک مغرور شہنشاہ تھا۔ جب حضور اکرمؐ کے ایلچی حضرت عبداللہ بن حذافہ آپؐ کا خط مبارک لے کر اس کے پاس پہنچے تو اس نے یہ دیکھ کر کہ حضور اکرمؐ کا نام مبارک اس کے نام سے پہلے لکھا ہوا ہے خط کو پھاڑ کر پرزے

پرزے کردیا۔حضور اکرمؐ کواس گستاخی کی خبر ہوئی تو ارشاد فرمایا کہ جیسے اس نے ہمارے خط کے ٹکڑے کیے ہیں اللہ تعالیٰ اس کی سلطنت کے بھی کردے گا۔اس واقعہ کے چند روز بعد ہی اس کے اپنے بیٹے شیرویہ نے اسے قتل کر کے تخت پر قبضہ کرلیا۔

س۲۔درست جواب کی نشاندہی کریں۔

ا۔ابوسفیان

ب۔بیت المقدس

ج۔حضرت عبداللہ بن حذافہ

د۔۸ ہجری

ہ۔حاطب بن ابی بلتعہ

س۳۔خالی جگہ پر کریں۔

ا۔قیصرِ روم

ب۔ابوسفیان

ج۔ابوسفیان

د۔شیرویہ

س۴۔غلط اور درست کی نشاندہی کریں۔

ا۔غلط

ب۔غلط

ج۔درست

د۔درست

غزوہ خیبر

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

سوال نمبرا۔غزوہ خیبر کا پس منظر کیا تھا؟

جواب۔مدینہ منورہ سے قریباً ۳۲۰ کلومیٹر دور شمال کی جانب یہود کے بہت سے جنگی قلعے تھے۔ان قلعوں کی نسبت سے اس علاقہ کو خیبر کہتے تھے۔عرب بھر کے یہودی ان قلعوں میں آ کر جمع ہو گئے تھے۔وہ اسلام سے دشمنی رکھتے تھے۔وہ ہر صورت میں اسلام کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔چنانچہ انھوں نے طے کیا کہ عرب کے دوسرے مشرک قبائل کو ساتھ ملا کر مدینہ منورہ پر چڑھائی کر کے اسلام کو ہمیشہ کے لیے دنیا سے ختم کر دیا جائے۔حضور اکرم ﷺ کو ان کی سازشوں کا علم ہوا تو آپؐ نے محرم سن 7 میں خود ان کا قلع قمع کرنے کا ارادہ فرمایا۔اور

صلح حدیبیہ میں شامل صحابہ کرامؓ کو ہمراہ لے کر خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔

سوال نمبر۲۔فتح خیبر کے اثرات کیا تھے؟

جواب۔فتح خیبر کے اثرات درج ذیل ہیں۔

۱۔فتح خیبر کے ساتھ یہود کی شرارتوں کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو گیا۔

۲۔یہود کی شکست سے کفارِ مکہ ہمیشہ کے لیے مایوس ہو گئے۔

۳۔اس طرح خیبر بھی اسلامی سلطنت کا حصہ بن گیا۔

۴۔فتح خیبر سے مسلمانوں کو بہت سا مالِ غنیمت حاصل ہوا اور یوں خوش حالی کا دور شروع ہوا۔

۵۔فتح خیبر ہی فتحِ مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔اس سے اگلے برس ہی مسلمانوں نے مکہ مکرمہ فتح کر لیا۔

۶۔خیبر کی فتح سے شام کی طرف سے کسی ناگہانی حملے کا خطرہ باقی نہ رہا۔

سوال نمبر۳۔خیبر میں یہود کتنی تعداد میں جمع تھے؟

جواب۔خیبر میں یہود بیس ہزار کی تعداد میں جمع تھے۔

سوال نمبر۴۔قلعہ قموص کس کے ہاتھوں فتح ہوا؟

جواب۔قلعہ قموص حضرت علی کے ہاتھوں فتح ہوا۔

سوال نمبر۵۔قلع قموص کے سردار کا کیا نام تھا؟

جواب۔قلعہ قموص کے سردار کا نام مرحب تھا۔

2۔درست جواب پر نشان لگائیں۔

ا۔قلعہ

ب۔۷ ہجری

ج۔چودہ سو

د۔فتحِ مکہ

ہ۔چھے

3۔خالی جگہ پر کریں۔

ا۔قلعہ

۲۔چھے

۳۔مرحب

۴۔مکہ

۵۔مالِ غنیمت

4۔درست اور غلط کی نشاندہی کریں۔

۱۔غلط

۲۔درست

۳۔غلط

۴۔غلط

۵۔درست

حضرت علیؓ

سوالات کے جواب دیں۔

سوال ۱۔حضرت علیؓ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب۔حضرت علیؓ کے ابتدائی حالات درج ذیل ہیں۔

۱۔پیدائش: حضرت علیؓ بعثتِ نبوی سے تقریباً دس سال پہلے پیدا ہوئے۔

۲۔والدین: حضرت علیؓ کے والد کا نام ابوطالب اور والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد تھا۔

۳۔کنیت: آپ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے۔

۴۔لقب: آپ کا لقب حیدر کرار، اسداللہ اور مرتضیٰ ہے۔آپ کا لقب حیدر آپ کی والدہ ماجدہ نے دیا تھا۔

۵۔آغوش نبوت میں پرورش: حضورﷺ نے حضرت علیؓ کی پرورش کا ذمہ لیا۔یعنی آپؓ نے آغوش نبوت میں تربیت پائی۔

۶۔خاندان کو دعوت اسلام: حضور اکرمؐ نے جب اپنے خاندان کو دعوت اسلام دی تو حضرت علیؓ کی عمر دس برس تھی۔

۷۔آپؐ کی تربیت کا نتیجہ: یہ آپؐ کی تربیت کا نتیجہ تھا کہ پہلے اسلام لانے والوں میں آپؓ بھی شامل تھے۔

۸۔نبی کریمؐ کا ساتھ: حضرت علیؓ نے تمام عمر زندگی کے ہر مرحلے میں نبی کریمؐ کا ساتھ دیا۔

سوال ۲۔حضرت علیؓ کی شجاعت و بہادری کا کوئی واقعہ بیان کریں۔

جواب۔حضرت علی بہت بہادر اور شجاع تھے۔کفارِ مکہ نے نبی کریم کو قتل کرنے کی سازش تیار کی۔آپؐ نے ہجرت کا ارادہ فرمایا۔ہجرت کے موقع پر جب نبی کریم۔مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے تو آپؐ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر لیٹنے کا حکم دیا۔حضرت علیؓ نے بے مثال بہادری اور جرات کا مظاہرہ کیا اور بغیر کسی ڈر یا خوف کے آپؐ کے بستر پر لیٹ گئے۔ہجرت کے وقت حضورِ اکرمؐ کے پاس کفارِ مکہ کی کچھ

امانتیں تھیں۔آپؐ نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ لوگوں کی امانتیں واپس لوٹا کر مدینہ منورہ چلے آئیں۔حضرت علیؓ نے لوگوں کی امانتیں ان کو واپس کیں اور مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہو گئے۔

سوال۳۔حضرت علیؓ کو فاتحِ خیبر کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب۔غزوہ خیبر کے موقع پر حضور نے علَم حضرت علیؓ کے سپرد کیا اور فتح کی خوش خبری سنا دی۔حضرت علیؓ نے مشہور یہودی سردار مرحب کو پہلے ہی وار میں قتل کر دیا۔اس کے بعد یہودیوں کے حوصلے پست ہو گئے اور قلعہ آسانی سے فتح ہو گیا۔اس واقعے کی وجہ سے آپؓ وجہ کو 'فاتحِ خیبر' کہا جاتا ہے۔

سوال۴۔حضرت علیؓ کی شخصیت ہمارے لیے قابلِ تقلید نمونہ ہے،نوٹ لکھیں۔

جواب۔حضرت علیؓ کی شخصیت ہمارے لیے قابلِ تقلید ہے۔حضرت علیؓ کی شخصیت کے کچھ اوصاف درج ذیل ہی۔

حضرت علیؓ بہت بہادر اور شجاع تھے۔میدانِ جنگ میں جاتے تو بےباکانہ جاتے اور مدِ مقابل کو پچھاڑ دیتے تھے۔آپ کی ذات میں بے شمار خوبیاں تھیں۔آپؓ علم،تقویٰ،شجاعت،حکمت و دانائی،فصاحت و بلاغت جیسی عظیم صفات کے حامل تھے۔آپ مجلسِ شوریٰ کے رکن بھی تھے۔آپؓ اپنے دورِ حکومت میں حالات کو بہتر بنانے میں کوشاں رہے اور قرآن و سنت کے مطابق اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

۲۱ رمضان المبارک کو آپؓ نے شہادت پائی۔

2۔درست جواب پر نشان لگائیں۔

۱۔چچا زاد بھائی

۲۔دس سال

۳۔حضرت فاطمہؓ

۴۔مرحب

۵۔۲۱ رمضان المبارک

۳۔خالی جگہ پر کریں۔

۱۔چچا زاد بھائی

۲۔دس

۳۔علم و فضل

۴۔مرتضیٰ

۵۔علَم

۶۔مرحب

۷۔فاتحِ خیبر

۸۔خوبیاں

۹۔چارسال نوماہ